ریاض المناقب

☆☆☆

پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی
درگاہ عالیہ گولڑہ شریف

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

{اسم و رسم}

مجموعۂ کلام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ریاض المناقب

مصنف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محمد نعیم

تعداد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۱۰۰

سن اشاعت ۔۔۔۔ (طبع ثانی) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۰۱۲ء

ہدیہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۰ روپے

ملنے کا پتہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مکتبہ مہر منیر گولڑہ شریف

مطبع ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیکون پرنٹرز، اسلام آباد

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

فہرست

☆ حضرت سیّدنا صدّیق اکبرؓ ۱
☆ حضرت سیّدنا فاروق اعظمؓ ۴
☆ حضرت سیّدنا عثمان ذوالنورینؓ ۸
☆ حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ۱۱
☆ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراؓ ۱۳
☆ حضرت سیّدنا امام حسنؓ ۱۵
☆ حضرت سیّدنا امام حسینؓ ۲۰
☆ حضرت خواجہ اویس قرنیؓ ۲۶
☆ حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ۲۸
☆ حضرت داتا گنج بخش سیّد علی بن عثمان ہجویریؒ ۳۸
☆ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ ۴۳
☆ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ ۴۷
☆ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ ۵۵
☆ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ ۵۷
☆ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ محبوب الٰہی ۶۱
☆ حضرت سیّد علاؤالدین علی احمد صابر کلیریؒ ۶۴
☆ حضرت سیّد شاہ قادر قمیصؒ ۶۷
☆ حضرت پیر سیّد نذر دین شاہ صاحبؒ ۷۰
☆ حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہؒ ۷۲
☆ حضرت پیر سیّد غلام محی الدین بابو جیؒ ۸۱

تقریظ

پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی مدظلہٗ دلِ پُر شوق اور طبعِ موزوں کے مالک ہیں۔ سلسلۂ مہریہ جس کے وہ چشم و چراغ ہیں، محض روحانیین کا تسلسل ہی نہیں بلکہ اہلِ ذوق وفن کی ایک روایتِ درخشاں بھی ہے۔ اِس سلسلہ کے مہرِ منیر اعلیٰ حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد سے اہلِ برصغیر اس گھرانے کے فیوض و برکات میں نثر کے علاوہ حرفِ منظوم میں بھی ابلاغِ معنیٰ دیکھتے آ رہے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

اربابِ خانوادۂ مہریہ کا کتاب اور ادب سے رشتہ دینی رشتے ہی کی طرح مضبوط ہے۔ اُن کے شعری ذوق اور وجدان کی بنیادیں عربی اور فارسی ادبیات کی صدیوں پرانی روایات پر اٹھائی گئی ہیں۔ اُردو ذریعۂ اظہار ہونے کے باوجود عربی اور فارسی سے اِس تعلقِ خاطر نے پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی کے لہجے کو روایت آشنا کیا۔ اُن کے ہاں سادگیٔ اِظہار تو ہے مگر زبان عام آدمی والی نہیں۔ بلکہ اُن کی زبان عربی، فارسی سمجھنے والوں کی پسند کی زبان ہے۔ مرکبّاتِ لفظی اُن کی تحریر میں جگہ جگہ انگشتری میں جڑے نگینوں کی مانند نظر آتے ہیں۔ اسی طرح محاورات اور مختلف النوع تراکیب، الفاظ کی نشست و برخاست اور کلام کی بے ساختگی دل کو لُبھاتی ہے۔ وہ شاعری کا خداداد ذوق اور ملکہ ہی نہیں رکھتے بلکہ اپنے اجداد کی پیروی میں عشقِ رسولِ کریم ﷺ اور محبتِ اولیاء و مقبولانِ خدا سے سرشار ہیں۔ اِس لیے یکساں ذوق وشوق کے ساتھ حمد، نعت اور مناقب کا

ہدیہ پیش کرتے رہتے ہیں۔

پیر صاحب کے کلام میں روایت کے حوالے سے سارے شعری عناصر یکجا ملیں گے۔ خیالات میں بھی اظہارِ درد، شوقِ حضوری، توصیفِ پیمبرؐ، ثنائے اہلِ بیت وصحابہؓ ، مضامینِ دینی اور سیرتِ آنجنابؐ کی جانب اشارے، سب ملیں گے۔

مجھے ان کے کلام میں فارسی مصرعوں اور ترکیبوں کی بلاغت دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اُنہوں نے فارسی کو بھی ذریعۂ اظہار بنایا اور فارسی محامد ونعوت ومنقبت سے دامنِ ادبیات کو مزیّن کیا۔

اُن کے مناقب کا زیرِ نظر مجموعہ ''ریاض المناقب'' اُن کی قادرالکلامی اور شعری محاسن کی تمام تر خوبیاں اور اوصاف اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ اولیاء اللہ کی محبت دراصل آنحضور ﷺ کی عقیدت کا ہی پرتو ہے۔ اس لیے جہاں پیر صاحب کا اسلوبِ نعت نہایت عمدہ اور دلنشیں ہے وہیں اُن کے مناقب بھی اپنی جگہ خاصے کی چیز ہیں۔ جو ان کے ذوقِ شعر، رجحانِ طبع، وجدان اور مقبولانِ خدا سے اِن کی گہری عقیدت اور تعلقِ خاطر کے غمّاز ہیں۔

اِن کی یہ کاوش ادبیاتِ عالم میں اپنا نشان چھوڑے گی، اور مناقب کے مجموعوں میں اپنی انفرادیت، عقیدت، حقیقت بیانی اور دیگر خصوصیات کی بناء پر اپنی مستقل پہچان ہی متعیّن نہیں کرے گی، بلکہ مدتوں تک یاد رکھی جائے گی اور محافلِ منقبت میں اِس کے جواہر پارے اُن کے

جدِّ امجد حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہؒ کی آفاقی نعت :۔

اَج سِک مِتراں دی ودھیری اے۔ کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے

لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے ۔اَج نیناں لائیاں کیوں جَھڑ یاں

سُبحان اللّٰہ ما اَجمَلَک ،ما اَحسَنَک ما اَکمَلَک

کِتھے مہرِ علی کِتھے تیری ثنا، گُستاخ اَکھیں کِتھے جا اَڑیاں

کی طرح عقیدتمندانِ مقبولانِ خدا کے دلوں کو گرماتے رہیں گے۔

میرے لیے یہ امر باعثِ سعادت ہے کہ اتنے جلیل القدر مشاہیرِ دین کے مناقب کے مجموعے کی دوسری اشاعت پر تقریظ لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ مجھے امید بھی ہے اور میری دعا بھی کہ یہ مجموعۂ کلام اِس عاجز اور اپنے ہر قاری کے لیے وسیلۂ محبتِ محبوبانِ خدا ثابت ہوگا اور اِس سے بے شمار ارادتمند فیضیاب ہونگے۔ ان شاءاللّٰہ

آمین بطفیلِ رحمة للعالمین خاتم النبیّین سیّدنا محمد و اٰلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔

احسان اکبر

محرم الحرام ۱۴۳۲ھ

اسلام آباد

پیش لفظ

شاعری ایک قدیم فن ہے جس کے لیے مشاہدہ، مطالعہ، جذبات اور واردات قلبی بے حد اہمیت رکھتے ہیں۔ شاعر کو بنیادی طور پر قلبِ حساس، نظرِ حقیقت شناس اور زبان و بیان پر قدرت عطا کی جاتی ہے اور اساتذۂ فن کی تحریروں کا مطالعہ، اپنے ماحول کا مشاہدہ اور ذاتی تجربات اِن صلاحیتوں کو جلا بخشتے ہیں۔ بقولِ میر تقی میرؔ:

ہم کو شاعر نہ کہو میرؔ کہ صاحب ہم نے
درد و غم کتنے کیے جمع تو دیوان کیا

شعر صرف قدرتی صلاحیتوں اور ذاتی واردات کے اظہار کا نام نہیں بلکہ اس میں پختگیٔ خیال اور فنی باریکیوں کا مدِّ نظر رکھا جانا بے حد ضروری ہے اور یہی وہ خوبی ہے جو شعر کو نثر سے جداگانہ حیثیت عطا کرتی ہے جیسا کہ حیدر علی آتشؔ جیسے استادِ فن نے کہا:

بندشِ الفاظ جڑنے سے نگوں کے کم نہیں
شاعری بھی کام ہے آتشؔ مُرصّع ساز کا

شعر محض جذبات، احساسات و مشاہدات کے غماز نہیں ہوتے بلکہ اُن سے شاعر کی ذہنی اور روحانی اٹھان، اُس کے ماحول اور رجحانات کا بھی پتہ چلتا ہے۔ شاعری کی مختلف اقسام کی داغ بیل کا سبب یہی بنیادیں

ہیں۔ ہر شاعر اپنی افتادِ طبع کے مطابق اشعار کہتا ہے اور یہ کہنا نامناسب نہ ہوگا کہ ان معنوں میں شاعری، شاعر کے اظہارِ ذات کا نام ہے۔

پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی مدظلہ العالی اُس خانوادۂ مقدس کے چشم و چراغ ہیں جن کے اجداد کی صدیوں کی تاریخ دین، حُبِ الٰہی، مقبولانِ خدا سے پیار اور خدمتِ خلق سے عبارت ہے۔ بر صغیر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے اُردو پنجابی سمجھنے والے لوگ اِن کے جدِ امجد، مجدّد العصر، امام المسلمین حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہؒ کی مشہورِ زمانہ نعت ''اَج سِک مِتراں دی ودھیری اے'' کو نہ صرف آفاقی کلام مانتے ہیں بلکہ اس نعت کے بغیر کسی بھی محفلِ نعت کو نامکمل سمجھا جاتا ہے۔ اِن کے اجدادِ کرام میں جس قدر اکابر مشاہیر گذرے ہیں اُن کا شعر و سخن سے کافی گہرا رشتہ رہا ہے۔ حضرت مولائے کائنات سیّدنا علی المرتضیٰؓ سے لے کر حضرت سیّدنا غوث الاعظمؒ تک سب حضراتِ گرامی فنِ شاعری میں نہ صرف گہری دلچسپی رکھتے تھے بلکہ اس کی مختلف اقسام میں کامل دسترس کے حامل تھے۔ یہ الگ بات کہ اُن کی تمام کی تمام شاعری دینی اور روحانی رجحانات کی بنا پر ایک منفرد اور ممتاز مقام رکھتی ہے اور آج بھی لوگوں کی اللہ اور اُس کے مقبولوں کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

پیر صاحب نہ صرف ظاہری بلکہ معنوی طور پر اُن اجدادِ کرام کے حقیقی وارث ہیں اور اُن تمام اوصاف اور علوم سے بہرہ مند ہیں جو اُن کے

خاندان، اجداد و اسلاف اور جملہ اہلِ سلوک وطریقت کی پہچان ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ایک قادر الکلام شاعر بھی ہیں جو حمد ونعت، مناقب اور غزل گوئی میں یکساں ملکہ رکھتے ہیں ۔زیرِ نظر کتاب اُن کے مناقب کا مجموعہ ہے جس کے ایک ایک مصرعے میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے مقبولوں کی محبت وعقیدت موجزن ہے۔

لُغت دانوں نے مناقب کو ایک ایسا دشوار گزار راستہ قرار دیا ہے جس کا طے کرنا جُوئے شیر لانے کے مترادف ہے مگر ادبیات میں منقبت ایسے کلا مِ منظوم کو قرار دیا گیا ہے جس میں اکابرین ،مقبولانِ خدا اور اولیائے عظام کی تعریف وتوصیف کی جاتی ہے۔یہ تعریف صورت کی بھی ہو سکتی ہے اور سیرت کی بھی کیونکہ ان حضرات کی مبارک صورتیں:

ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں
بے صورت ظاہر صورت تھیں

کا مصداق ہوتی ہیں۔ اسی بات کو حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ نے یوں بیان کیا ہے:

پیرِ کامل صورتِ ظلِّ خدا
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

پیر صاحب کے اِس مجموعۂ مناقب کا آغاز خلفائے راشدین حضرت سیّدنا صدیق اکبرؓ، حضرت سیّدنا فاروق اعظمؓ ،حضرت سیّدنا عثمان

ذوالنورینؓ اور حضرت مولائے کائنات سیّدنا علی المرتضیٰؓ سے ہوتا ہے اور اختتام اِن کے محترم دادا جان اور مرشدِ کامل حضرت قبلہ بابوجیؒ کے حضور ''ارمغانِ معینؔ'' پر ہوتا ہے۔اس میں سیّدۃ نساءِ العالمینؓ ،حضراتِ حسنینِ کریمینؑ،سیّدنا اویس قرنیؓ ،حضرت داتا گنج بخشؒ،حضرت سیّدنا غوث الاعظمؓ ، حضرت خواجہ غریب نوازؒ ،مولائے رومؒ اور متعدد دیگر مشاہیر اولیائے کرام رحمہم اللہ اجمعین کا ذکرِ خیر ہے۔کتاب کا ہر صفحہ، ہر شعر اور ہر مصرع اپنی جگہ ایک خصوصی اہمیت کا حامل ہے اور قاری کو محض اکابرِ دینِ متین سے جذباتِ عقیدت سے ہی مالا مال نہیں کرتا بلکہ اُن کے حُسنِ سیرت اور تعلیمات سے بھی آگاہی عطا کرتا ہے۔

پہلی منقبت میں خلیفۂ اول حضرت سیّدنا صدیق اکبرؓ کی مدح سرائی کرتے ہوئے وہ یوں زمزمہ خواں ہیں:

دل و جاں سے فدائے مصطفیٰؐ ، صدیق اکبرؓ ہیں
رفیقِ خلوتِ خیرالوریٰؐ، صدیق اکبرؓ ہیں
شہِؐ دوراں ہمارے دستگیر اِمروز و فردا کے
ہماری آرزو اور مُدّعا، صدیق اکبرؓ ہیں
رہے وہ عُمر بھر شاداں محمدؐ کی غلامی پر
معینؔ الحق ! عجب مردِ خدا، صدیق اکبرؓ ہیں

خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ اُن کی محبت وعقیدت

وارفتگی کی حدوں کو چھوتی ہے۔ وہ آغازِ کلام کچھ اس طرح سے کرتے ہیں:۔

مُرادِ مصطفیؐ ، فاروقِ اعظمؓ
عطائے کبریا ، فاروقِ اعظمؓ

اہل بیتِ اطہار کے ساتھ حضرت فاروقِ اعظمؓ کی والہانہ عقیدت، ومحبت کا اظہار کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں:

غلامِ صادقِ شبیرؓ و شبرؓ
فدائے مرتضیٰؓ ، فاروقِ اعظمؓ

اس کلام میں انہوں نے قدیم اور جدید دونوں رنگ اور اسلوب استعمال کیے ہیں اور منقبت میں بڑی خوبی سے ''شہرِ آشوب'' بھی شامل کردیا ہے۔

دُھواں بارُود کا ہے چار جانب
ہے زہر آگیں فضا ، فاروقِ اعظمؓ!
بہر سُو قحط اب مُنڈلا رہا ہے
ستم ہے بَرملا ، فاروقِ اعظمؓ!
اُفق پر آندھیاں آلام کی ہیں
ہے بے دینی بپا ، فاروقِ اعظمؓ!

خلیفۂ ثالث کی مدح میں پیر صاحب یوں گوہر فشاں ہوتے ہیں:

پیکرِ شرم و حیا ، عثمان ذوالنورینؓ ہیں

خادمِ آلِ عباؑ ، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
مردِ حق ، مردِ خدا ، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
بازوئے مشکل کشاؓ ، عثمان ذوالنورینؓ ہیں

پیر صاحب کے اشعار ادب کی مالا میں نگینوں کی طرح دمکتے دکھائی دیتے ہیں اور ہر منقبت میں ایک جداگانہ انداز اور پیغام اُن کی شاعری کو نہ صرف تنوّع بلکہ معنویت سے بھی مالا مال کرتا ہے۔ ذرا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰؓ کی شان کا بیان ملاحظہ ہو:

ایمان کی تکمیل ' محبت ہے علیؓ کی
واللہ ! عجب شوکت و عظمت ہے علیؓ کی
تسبیح کہ شمشیر سنبھالی رہِ حق میں
آئینہء اخلاص ' عبادت ہے علیؓ کی
نِسبت میں معینؒ اُن کی ہیں ضَم نِسبتیں ساری
فیضان کا سرچشمہ ' ولایت ہے علیؓ کی

سیّدۃ النساءؓ کے حضور اندازِ سلام ملاحظہ فرمائیے:

السّلام اے سیّدہ بنتِ رسولؐ!
السّلام اے فاطمہ زہرا بتولؓ!
السّلام اے دُخترِؓ خیرالوریٰؐ!

السّلام اے بانوئے مشکل کشاؓ!

سیّدنا امام حسنؓ کی بابت فرماتے ہیں:

ذات کے نُور کے ہیں شَجر ' یا حسنؓ!
جس کی ہر شاخ ہے پُرثَمر ' یا حسنؓ!
ملتمس ہے معینؔ آپؓ سے ہر گھڑی !
اِک نظر یا حسنؓ ! اِک نظر یا حسنؓ !

شہیدِ کربلاؓ کی مدحت کا انداز جداگانہ ہے:

ہے صُورتِ رسولؐ ہی صورت حسینؓ کی
دیدارِ مصطفیٰؐ ہے زیارت حسینؓ کی
ہیں آسماں مقام وہ سُلطانِ دینِ حق
معراجِ عشقِ حق ہے شہادت حسینؓ کی

حضرت اویسِ قرنیؓ ایک ایسے بلند پایہ مومن اور عاشقِ رسولِ خدا ﷺ تھے جن کے بارے آنحضور ﷺ نے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کو ان کی نشانیاں بتا کر ارشاد فرمایا کہ ان سے میری اُمت کی بخشش کی دعا کروانا۔ پیر صاحب جیسے عاشق رسول ﷺ کا بھلا اُن سے قریبی رشتہ کیونکر نہ ہوتا۔ اُن کے بارے میں پیر صاحب فرماتے ہیں:

قَرَن کے چاند ' سراپا وَفا ' اُویسِ قَرَنؓ
نبیؐ کی ذات پہ دل سے فِدا ' اُویسِ قَرَنؓ

ہے اُن کا عشق زمان و مکاں سے بالاتر
اَزل شناس، اَبد آشنا ' اُویسِ قرَنؓ

انگریزی شاعر ولیم ورڈزورتھ کے الفاظ میں ''شاعری ان طاقتور جذبات کے بے ساختہ بہاؤ کا نام ہے جنہیں بعد از وقوع تنہائی میں سکون سے مجتمع ہونے کا موقع ملا ہو''۔ پیر صاحب کا کلام شعر کی اِس تعریف پر ہر لحاظ سے پورا اُترتا ہے، کیونکہ اُنھوں نے اِن نفوسِ قُدسیہ سے صرف ذاتی نسبت یا تعلق کی بات نہیں کی بلکہ اُنہیں قادرِ مطلق نے اِن تمام اکابرینِ اسلام کی حاضری اور حضوری کا شرف بھی بخشا ہے۔ اِس وجہ سے اُن کے کلام میں طاقتور جذبات کے بے ساختہ بہاؤ کا انداز نظر آتا ہے۔

پیر صاحب کے کلام میں یہ کیفیت بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ یورپ کے رومانی شعراء کی طرح وہ کسی فوری انقلاب کی بات نہیں کرتے بلکہ بالواسطہ اپنے قاری کو ان روحانی قدروں سے روشناس کرواتے ہیں جو لوگوں کی زندگی کی ڈگر تبدیل کر دیں۔ انھوں نے اپنے کلام میں نہ صرف عربی اور فارسی تراکیب استعمال کی ہیں بلکہ براہِ راست فارسی کلام بھی ارشاد فرمایا ہے۔ اور اُس میں پُوربی انداز کی پیوندکاری سے حضرت امیر خسروؒ کا رنگ پیدا کر دکھایا ہے۔

اُن کا انداز محاکاتی اور طرزِ سخن خطیبانہ ہے۔ مثلاً حضرت پیرانِ پیرؓ کے حضور وہ یوں عرض گذار ہوئے ہیں:

خاکِ درَت را سُرمہ سازَم، دیدۂ دل پُرنور شود
بن کر چرنَن سَیوک تورا، سدا جیوں پیرانِ پیرؒ
چشمِ کرم بَر حالِ خرابَم، چارہ گرِ ہر دَرد توئی
تجھ بن دُکھیا مَن کی بِپتا، کِس سے کہوں، پیرانِ پیرؒ

ایک اور مقام پر وہ حضرت غوث الاعظمؒ کے حضور یوں گویا ہوتے ہیں:

تیرے اِحسان نرالے ' یا غوثؓ!
مجھ کو سینے سے لگا لے ' یا غوثؓ!
ہجر میں حال مرا ہے اَبتر
اب مجھے دَر پہ بُلا لے ' یا غوثؓ!
ہے معیںؔ بے غم و بے خوف و خَطر
جب سے ہے تیرے حوالے، یا غوثؓ!

حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہؒ سلسلۂ عالیہ قادریہ، چشتیہ نظامیہ اور صابریہ میں مجاز تھے اور یہی ساری نسبتیں اُنہوں نے اپنے فرزندِ ارجمند اور خلیفۂ اعظم حضرت سیّدنا قبلہ بابوجیؒ کو بھی تفویض فرمائی تھیں۔

پیر صاحب نے ۱۹۳۷ء میں مسجدِ نبوی شریف میں حضرت قبلہ بابوجیؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور اجازتِ خلافت و ارشاد اپنے والدِ گرامی حضرت پیر سیّد شاہ عبدالحق گیلانی مدظلہ العالی سے ۱۹۹۷ء میں بڑی گیارہویں شریف کے موقع پر پائی، اور اِن تمام سلاسلِ طریقت کے وارث ٹھہرے۔

حضرات لالہ جی صاحبان نے اُن کی تعلیم وتربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا بلکہ انہیں درسِ نظامی کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم سے بھی آراستہ کیا۔ پھر پیر صاحب کا اپنا ذاتی رجحان بھی جملہ اکابر مقبولانِ خدا کے ساتھ ارادت پر مبنی رہا اور انہوں نے ہر صاحبِ فیضان سے فیضِ معرفت حاصل کیا، چنانچہ اُن بزرگوں کے ساتھ اِن کا ایک اپنا، خصوصی ، ذاتی تعلق استوار ہوا۔ جس نے علم الحقائق اور عروجِ معرفت تک رسائی میں ان کی مدد کی ۔ ذرا اِن کا حضرت داتا گنج بخشؒ، مولانا جلال الدین رومیؒ اور حضرت غریب نوازؒ اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی مدح کا انداز ملاحظہ کیجئے۔ حضرت داتا صاحبؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:

بظاہر صورتِ انساں ' علی عثمان ہجویریؒ
بباطن جلوۂ یزداں ' علی عثمان ہجویریؒ
گداگر اُن کے جمشید و سکندر' قیصر و کسریٰ
لباسِ فقر میں سُلطاں ' علی عثمان ہجویریؒ

حضرت مولائے رومؒ کی شان بیان کرتے ہوئے اُن کے انداز میں وہ محبت جھلکتی ہے جو اِن کے والدِ گرامی حضرت پیر سیّد شاہ عبدالحق صاحب مدظلۂ العالی ، اور اِن کے دادا اور مُرشدِ کریم حضرت قبلہ بابو جی صاحبؒ کو حضرت مولاناؒ کی ذاتِ بابرکات سے تھی۔

نُورِ وَحدت ہیں، حقیقت کی ضیا، مولائے رومؒ
بارک اللہ! مرحبا، صد مرحبا، مولائے رومؒ
بے شُبہ ہیں وہ، امیرِ کاروانِ عارفاں
خوش بیاں، محبوبِ جانِ اتقیا، مولائے رومؒ
نیّرِ حُسنِ ازل ہے قونیہ میں ضَو فِگن
تیرگی میں صورتِ شمعِ خدا، مولائے رومؒ

اسی طرح حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری اجمیریؒ سے اِن کی عقیدت مختلف رنگ سے ظاہر ہوتی ہے، کہیں یہ "یا خواجہ معین الدین چشتیؒ" پکارتے ہوئے عرض گزار ہوتے ہیں اور کبھی یہ "ہندالولی" کی خدمت میں عرضِ حال کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں:

حق کی پہچان ہیں، غریب نوازؒ
میرا ایمان ہیں، غریب نوازؒ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کا کیؒ کی توصیف عجب کیف و وجد کی حالت میں ندائیہ انداز میں کرتے ہیں۔

رحمت مرے خدا کی، یا بختیار کا کیؒ
ہیں روشنی صفا کی، یا بختیار کا کیؒ
لب پر معینؔ کے ہو، تیرا ہی نامِ نامی
یا بختیار کا کیؒ! یا بختیار کا کیؒ

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے اِن کا نسبی اور نسبتی تعلق ہے اور وہ حضرت خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ کی طرح والد کی طرف سے حسنی و گیلانی اور والدہ کی طرف سے فاروقی، فریدی نسب رکھتے ہیں۔ اپنے سلسلۂ نسب اور نسبت کی مناسبت سے حضرت بابا صاحبؒ سے اِن کی محبت و عقیدت ایک فطری چیز ہے اور اُس پر مستزاد حضرت بابا صاحبؒ کی نظرِ کرم ہے کہ لگ بھگ آٹھ سو سال میں وہ واحد شاعر ہیں جن کا ہدیۂ عقیدت حضرت گنجِ شکرؒ کے روضۂ اقدس کے اندر مرقدِ منورہ کے سرہانے کے قریب دیوار پر آویزاں ہے۔ اس طرح فریم کی گئی یہ منقبت لوحِ مزار کا کام دے رہی ہے۔ حضرت بابا صاحبؒ سے عقیدت کا ایک انداز آپ بھی ملاحظہ کیجیے:۔

اے نُورِ ربوبیّت ' یا بابا فرید الدینؒ!
دَر تیرا دَرِ جنت ' یا بابا فرید الدینؒ!
نازاں ہے معینؔ اپنی اِس خوبیٔ قسمت پر
ہے خوب تیری نسبت' یا بابا فرید الدینؒ!

سلطان الہند حضرت خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کی خدمت میں یوں عرض گزار ہیں:

حبیبِ حق ہیں' ظِلِّ ذاتِ رَحماں ہیں' نظام الدینؒ
دل و جاں، سَرخُوشی سے تم پہ قرباں ہیں' نظام الدینؒ

حضرت سیّدنا علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

پرتوِ حق ہیں ، خدا کی شان ، صابر کلیریؒ
عارفوں کی انجمن کی جان ، صابر کلیریؒ
وہؒ مدد کرتے ہیں ہر نادار کی، مجبور کی
مشکلیں کرتے ہیں سب آسان ، صابر کلیریؒ

اس کے علاوہ خاندانِ ساداتِ گولڑہ کے مورثِ اعظم حضرت میراں شاہ قادر قمیصؒ، حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہؒ کے والدِ مکرم حضرت پیر سیّد نذر دینؒ المعروف ''اجی'' صاحب کی شان میں بھی خوبصورت مناقب ہیں اور اُن کے بعد حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہؒ کی ذاتِ بابرکات کے بارے میں تین مناقب ہیں جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ نابغۂ روزگار ہے۔ان تینوں کے مناقب کے دو دو اشعار ملاحظہ کیجئے:

نُورِ عرشِ بریں ، شاہ قادر قمیصؒ
شمعِ ایوانِ دیں ، شاہ قادر قمیصؒ
صورتِ مہ جبیں ، شاہ قادر قمیصؒ
سیرتِ دِلنشیں ، شاہ قادر قمیصؒ

☆☆☆

قُلزمِ حق کے شناور ، پیر سیّد نذر دیںؒ
پاک طینت ، پاک جوہر ، پیر سیّد نذر دیںؒ
پیکرِ نُورِ ہدایت ، والدِ مہرِ علیؒ

سَر بسر ماہِ منوّر ' پیر سیّد نذر دینؒ

☆☆☆

ذکر اُنؒ کا ' غموں میں ' مجھے دیتا ہے تسلّی

یاد اُنؒ کی مِرے واسطے ' خلوت میں دِلاسا

کٹتے ہیں معینؔ اپنے شب و روز مزے میں

سَر پر ہے مرے مہرِ علی شاہؒ کا سایا

اِس مجموعۂ مناقب کا اختتام پیرصاحب کے مُرشدِ کامل حضرت قبلہ بابوجیؒ کی منقبت پر ہوتا ہے، جس میں حضرت قبلہ بابوجیؒ کی صورت و سیرت وصفات کا نہایت ہی خوبصورت بیان ہے اوراس کا ہرشعراپنی جگہ پرایک مکمل منقبت کہلانے کا حق دار ہے۔پیرصاحب نے اس منقبت کو التجائیہ رنگ دیتے ہوئے اسے ''ارمغانِ معینؔ'' کے طور پر پیش کیا ہے ۔اِس کا آغاز کچھ یوں ہوتا ہے کہ:

حبیبِ ربِّ عُلا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

چراغِ نُورِ ہُدیٰ ہیں ' غلام محی الدّینؒ

وہؒ صدر ' بزمِ حقیقت کے نکتہ دانوں کے

امیرِ اہلِ صفا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

آگے چل کرخاندانِ رسالت مآب ﷺ کے اوصاف کا ذکر آتا ہے۔

جہاں کو دی ہے انہوںؒ نے، ضیائے مہرِ علیؒ

علیؑ کے گھر کی ضیا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

پھر ذات وصفات کا تذکرہ ہے:

وہؒ مہر اور خلوص و وَفا کے پیکر ہیں
محبتوں کی اَدا ہیں، غلام محی الدّینؒ

اِس منقبت کے اختتام پر ممدوح کی عظمت کا اعتراف بھی ہے اور عاجزانہ درخواستِ قبولیت بھی:

پکار کر اُنہیں دیکھا قدم قدم پہ معین
وہی وسیلہ مرا ہیں ' غلام محی الدّینؒ
قبول کیجئے خواجہؒ ! یہ ارمغانِ معینؔ
یہ شعر دل کی صدا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

''ریاض المناقب'' اردو کے دینی اور روحانی ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اس کا ہر صفحہ، ہر شعر، ہر مصرع اور ہر لفظ معنی خیز بھی ہے اور ایمان افروز بھی۔ یہ کوئی سرسری مطالعے کی چیز نہیں، بلکہ اپنے پڑھنے والوں کو گہرے غور و فکر کی دعوت دیتی ہے اور اُن کے دینی رجحان کو مزید اُجاگر کرتی ہے۔

اِس سے تعمیر و تحریکِ پاکستان کے مختلف اصل بانیوں کا پتہ چلتا ہے جنہوں نے اِس برِّصغیر میں دولتِ اسلام بانٹی اور دلوں پر صدیوں تک حکومت کی۔ جو آج بھی جاری ہے۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے معتقدین

صرف مسلمان ہی نہیں غیر مسلم بھی ہیں اور آج بھی دن رات اُن کی درگاہوں پر زائرین کے ٹھَٹ کے ٹھَٹ لگے ہوتے ہیں۔

پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی مدظلہ العالی لائقِ مبارکباد ہیں کہ اُنہوں نے اُن نفوسِ قدسیہ کا پاکیزہ منظوم تذکرہ قلمبند فرما کر موجودہ اور آئندہ نسلوں کے ذہنوں میں اُن کی عظمت مسلّم کرنے کا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہماری دعا ہے کہ پیر صاحب کا یہ مجموعۂ مناقب اپنا اصل مقام حاصل کرے اور گھر گھر اِس کو پڑھا اور سمجھا جائے۔

؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

☆☆☆

فیاض باقر

محرم الحرام ۱۴۳۲ھ

اسلام آباد

۷۸۶

کتابِ مُستطاب وفیض مآب

''ریاض المناقب''

از قلم محبت رقم

محترم المقام حضرت پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی

زیدہ مجدہٗ درگاہ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

سالِ طباعت دوم: ۱۴۳۲ھ

قطعاتِ تاریخ (سالِ طباعت) ۲۰۱۱

(۱)

ریاض المناقب، حسین و جمیل سجا ہے گلستانِ فکرِ معین
بہ صد خوبی و ندرت و عمدگی ہویدا ہوئی شانِ فکرِ معین
عجب اُس کی تاریخ طارقؔ نے کہہ دی
زہے ''طیب فیضانِ فکرِ معین''

۱۴۳۲ھ

☆☆☆

(۲)

خلاّقِ قلم نے اُسے بخشی ہے، بہ افراط   جو معرفت و مرتبتِ خاص سُخن ہے
یہ اُس کی کتابِ گہر افشانِ مناقب   لُطف اِس سے اُٹھائے گا جو غوّاصِ سُخن ہے

تاریخِ طباعت کی مجھے فکر تھی طارقؔ
آوازۂ ہاتف سنا ”اخلاصِ سُخن“ ہے
۱۴۳۲ھ

(۳)

یہ مناقب کا ریاض دِلکشا و خوشنما
اِس کی چھب، اِس کی مہک، بے مثل ہے، بے اشتباہ

رُوح پرور اِس کے ہیں لاریب الفاظ و حروف
ہر وَرق اربابِ معنیٰ کے لیے خُلدِ نگاہ

یہ خیالاتِ حسیں سیّد معین الحق کے ہیں
قابلِ فَوز و فضیلت لائقِ اعزاز و جاہ

اِس سے پائیں گے وہ رُوحانی سرور و وجد و کیف
صاحبانِ ذَوق جو ہیں حق سرِشت و حقِ نگاہ

اِس کی تاریخِ طباعت میں نے با صد اِنبساط

کی رقم طارقؔ، ''ریاضِ خوبئ فکر و نگاہ''

۲۰۱۱ء

(۴)

ہے سعادت یہ قدرتی، وَہبی
زور و زَر سے یہ مل نہیں سکتی

☆

سامنے اہلِ ذوق کے آئی اعلیٰ معیار کی سُخن گوئی
حق نما حق نوا معین الحق خوبیوں کا ہے ایک نقشِ جلی
اُس کے گھر سے رواں ہے صدیوں سے روشنی ہے جو علم و دانش کی
اُس پہ مہرِ علیؒ کی چشمِ کرم اُس پہ ہے التفاتِ بابوجیؒ
آج وہ مرجعِ زمانہ ہے اُس پہ نظریں جہان کی ہیں جمی
اُس کا یہ گلستاں مناقب کا بے مثال اس کی خوبی، رعنائی
شعر گوئی کی یہ روایت خوب اُس کو اسلافِ پاک سے ہے ملی
حمد بھی اور باخلوص و نیاز نعت بھی، منقبت بھی اُس نے کہی
ہو رہی ہے عیاں تسلسل سے اُس کے ذَوقِ سُخن کی تابانی
یہ نفیس، آگہی فروز کتاب نازشِ اہل فکر و فن ہو گی
''آن'' سے اُس کی ہے تاریخِ طبَع ''پرتوِ حُسنِ فکرِ مہرِ علیؒ''
۵۱ ۱۳۸۱ ھ

۱۴۳۲=۱۳۸۱+۵۱ھ

ہدیۂ نیاز

منجانب: محمد عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری

حضرت سیّدنا صدیق اکبرؓ

دل و جاں سے فدائے مصطفیؐ، صدیق اکبرؓ ہیں
رفیقِ خلوتِ خیرالوریٰؐ، صدیق اکبرؓ ہیں

رہِ اہلِ صفا کے رہنما، صدیق اکبرؓ ہیں
کہ محبوبِؐ خدا کے دِلربا، صدیق اکبرؓ ہیں

پیمبرؐ پر ہے جاں جن کی فدا، صدیق اکبرؓ ہیں
کیا حق نے جنہیں سب کچھ عطا، صدیق اکبرؓ ہیں

نبوّت کی معیت میں سدا، صدیق اکبرؓ ہیں
سراپا عشق، سر تا پا وفا، صدیق اکبرؓ ہیں

نبیؐ کے صِھر، مردِ بے ریا، صدیق اکبرؓ ہیں
سبھی رشتے نبھائے، خوش ادا، صدیق اکبرؓ ہیں

رہے وہ مُتّبِع کامِل، صحابی بھی خلیفہ بھی
وہی اہلِ وِلا کے پیشوا، صدیق اکبرؓ ہیں

تجلّی ریز ہے مینار، دُنیا میں صداقت کا
ریاضِ خُلد کی بادِ صبا، صدیق اکبرؓ ہیں

شہِؐ دوراں ہمارے دستگیر اِمروز و فردا کے
ہماری آرزو اور مُدّعا، صدیق اکبرؓ ہیں

علیؓ کے ہمنوا ، حسنینؓ کے ہیں مُونس و ہمدم
بہ جاں آلِ عباؓ پر وہ فدا، صدیق اکبرؓ ہیں

کیا قُربان سارا گھر نبیؐ کے اِک اشارے پر
وہ اہلِ ہمّت و جُود و سخا، صدیق اکبرؓ ہیں

گرامی قدر اَبُو سیّدہ حضرت حمیراؓ کے
وہ ختم الانبیاؐء کے ہم نوا، صدیق اکبرؓ ہیں

رہے وہ عُمر بھر شاداں محمدؐ کی غلامی پر
معینؔ الحق ! عجب مردِ خدا، صدیق اکبرؓ ہیں

{☆☆☆}

حضرت سیّدنا فاروق اعظمؓ

مُرادِ مصطفیٰﷺ ، فاروقِ اعظمؓ
عطائے کبریا ، فاروقِ اعظمؓ

امام الاتقیاء ، فاروقِ اعظمؓ
رئیس الاصفیاء ، فاروقِ اعظمؓ

زِ سر تا پا وِلا ، فاروقِ اعظمؓ
نہایت با وفا ، فاروقِ اعظمؓ

غُلامِ صادقِ شبّیرؓ و شبّرؓ
فدائے مرتضیٰؓ ، فاروقِ اعظمؓ

عدالت میں، اخوّت میں زمیں پر
خوشا، ظِلِّ خدا ، فاروقِ اعظمؓ

علیؓ کے بحرِ حکمت کے شناور
حقیقت آشنا ، فاروقِ اعظمؓ

فدا آلِ عباؑ پر جان و دِل سے
بصد صدق و صفا ، فاروقِ اعظمؓ

عدو کے واسطے ، شمشیرِ بُرّاں
نبیؐ کی خاکِ پا ، فاروقِ اعظمؓ

لبادہ خیر کا پھر شر نے اوڑھا
مدد فرمائیں ، یا فاروقِ اعظمؓ!

بہت ہی مضطرب ہے دل کی دُنیا
سُنیں غم کی صدا ، فاروقِ اعظمؓ!

ہے خرمن زندگی کا زیرِ آتش
ہَرا گلشن جلا ، فاروقِ اعظمؓ

دُھواں بارود کا ہے چار جانب
ہے زہر آگیں فضا ، فاروقِ اعظمؓ

پُکاریں کیوں نہ اس نازک گھڑی میں
تمہی ہو آسرا ، فاروقِ اعظمؓ!

بہر سُو قحط اب مُنڈلا رہا ہے
ستم ہے برَملا ، فاروقِ اعظمؓ!

اُفق پر آندھیاں آلام کی ہیں
ہے بے دینی بپا ، فاروقِ اعظمؓ!

بہر سُو نالہ و فریاد کا شور
ہو چارہ غم کا یا فاروقِ اعظمؓ!

معین ؔالحق پہ ہو چشمِ عنایت
بدل جائے قضا ، فاروقِ اعظمؓ!

{☆☆☆}

حضرت سیّدنا عُثمان ذوالنُّورینؓ

پیکرِ شرم و حیا ، عُثمان ذوالنُّورینؓ ہیں
خادمِ آلِؓ عبا ، عُثمان ذوالنُّورینؓ ہیں

مردِ حق ، مردِ خدا ، عُثمان ذوالنُّورینؓ ہیں
بازوئے مشکل کشا ، عُثمان ذوالنُّورینؓ ہیں

منبعِ فہم و ذکا ، عُثمان ذوالنُّورینؓ ہیں
مصدرِ صبر و رضا ، عُثمان ذوالنُّورینؓ ہیں

محوِ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ ، عُثمان ذوالنّورینؓ ہیں
شاملِ اہلِ بقا ، عُثمان ذوالنّورینؓ ہیں

سر سے تا پا غرق ہیں نورِ کلام اللہ میں
ہر گھڑی محوِ لقا ، عُثمان ذوالنّورینؓ ہیں

اُن کے معیارِ حیا پر ہیں ملائک دم بخود
کس بلا کے با حیا ، عُثمان ذوالنّورینؓ ہیں

مہرباں ہیں وہ غلامانِ نبیؐ پر رات دن
کیا عجب شانِ خدا ، عُثمان ذوالنّورینؓ ہیں

اُن کے قدموں پر نچھاور راحتیں دارین کی
بندہِ ربّ العُلیٰ ، عُثمان ذوالنّورینؓ ہیں

پیش کی جاں آفریں کو اپنی جانِ باوفا
وہ حقیقت آشنا ، عُثمان ذوالنُّورینؓ ہیں

کاتبِ وحیِ الٰہی، جامعِ قرآن پاک
خادمِ دینِ ھُدیٰ ، عُثمان ذوالنُّورینؓ ہیں

وہ معینؔ الحق کے مُشفِق، محسن و مَلجا، کریم
سَربسَر جُود و سخا، عُثمان ذوالنُّورینؓ ہیں

{☆☆☆}

حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ

ایمان کی تکمیل ، محبت ہے علیؓ کی
واللہ ! عجب شوکت و عظمت ہے علیؓ کی

تسبیح کہ شمشیر سنبھالی رہِ حق میں
آئینۂ اخلاص ، عبادت ہے علیؓ کی

بُوجہل سے پامال کئے کتنے ہی خود سَر
بے مثل زمانے میں، شجاعت ہے علیؓ کی

وہ فاتحِ خیبرؑ، ہیں وہ علّامۂ عالم
مانی ہوئی اسلام میں خدمت ہے علیؓ کی

وہ دل ہے محمد ﷺ کی محبت سے منوّر
جس دل میں ارادت ہے، اطاعت ہے علیؓ کی

ہے حُبِّ نبی ﷺ مہرِ علیؓ ، نسبتِ قُربت
بے مثل یہ قُربت ہی فضیلت ہے علیؓ کی

اے لَحمُکَ لَحمِیْ خُوشا جِسمُکَ جِسمِی
ظاہر اسی فرمان سے سبقت ہے علیؓ کی

نسبت میں معینؔ اُن کی ہیں ضَم نسبتیں ساری
فیضان کا سرچشمہ، ولایت ہے علیؓ کی

{☆☆☆}

سلام بحضورِ خاتونِ جنت

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراؓ

السّلام اے سیّدہؓ بنتِ رسولؐ!
السّلام اے فاطمہ زہرا بتولؓ!

السّلام اے زینتِ خُلدِ بریں!
السّلام اے رہبرِ راہِ یقیں!

السّلام اے دُخترِؓ خیرالوریٰؐ!
السّلام اے بانوئے مشکل کشاؓ!

السّلام اے معدنِ صبر و رضا!
السّلام اے مخزنِ لطف و عطا!

السّلام اے مصطفیٰ ﷺ را نُورِ عین!
السّلام اے مادرِ حسنؓ و حسینؓ!

السّلام اے غمگسارِ عاصیاں!
السّلام اے دستگیرِ عاجزاں!

دَر ردائے لُطفِ خود پنہاں بکُن
مادرِ مُشفق بمَن احساں بکُن

السّلام اے حضرتِ خیر النساءؓ!
یک نظر سُوئے، معینؔ بے نوا

☆☆☆

حضرت سیّدنا امام حسنؓ

آپؓ ہیں رشکِ شمس و قمر، یا حسنؓ!
آپؓ رحمت کی روشن سحر' یا حسنؓ!

ذات کے نُور کے ہیں شَجر' یا حسنؓ!
جس کی ہر شاخ ہے پُرثمر' یا حسنؓ!

آپؓ کانِ امامت کے دُرِّ ثمیں!
اے ولایت کے رخشاں گہُر' یا حسنؓ!

ہیں سوالی ترے در کے سب اَتقیائؒ!
آپؓ ولیوں کے ہیں تاجور' یا حسنؓ!

آپؓ کے دَر سے سلطان خیرات لیں!
اے جہاں کے سخی نامور' یا حسنؓ!

ہر قدم آپؓ کا سنگِ میلِ حیات!
راہِ حق، آپؓ کی رہگذر' یا حسنؓ!

میں کہیں اور جاؤں ' یہ ممکن نہیں!
آستاں آپؓ کا چھوڑ کر' یا حسنؓ!

کھولئے باب ' الطاف و اکرام کا!
آپؓ ہیں شانِ حق سربسر' یا حسنؓ!

بس توجہ مجھے آپؓ کی چاہیے!
ایک چشمِ کرم ہو ادھر، یا حسنؓ !

مجھ کو دامن میں اپنے چھپا لیجئے!
ہے تمنّا یہی مختصر ، یا حسنؓ!

ملتمس ہے معینؔ آپؓ سے ہر گھڑی !
اک نظر یا حسنؓ ! اک نظر یا حسنؓ !

{☆☆☆}

حضرت سیّدنا امام حسنؓ

سایۂ کبریا ہیں جنابِ حسنؓ
مظہرِ مصطفیؐ ہیں جنابِ حسنؓ

شانِ ربُّ العلا ہیں جنابِ حسنؓ
حق کا دستِ عطا ہیں جنابِ حسنؓ

جِس نے پیغامِ صُلح و صفائی دیا
سیّدِ باصفا ہیں جنابِ حسنؓ

نُورِ چشمِ نبیؐ ' جانِ زہراؑ ہیں وہؓ
کیا حسیں مہ لقا ہیں جنابِ حسنؓ

نام اُنؑ کا ہے ہر اِک مرض کی دوا
نسخۂ کیمیا ہیں جنابِ حسنؓ

اُن کے در سے ہے خیرات سب کو ملی
سب کے حاجت روا ہیں جنابِ حسنؓ

سامنے اُن کے چلتی نہیں غیر کی
ایسے فرمانروا ہیں جنابِ حسنؓ

ہے فدائی معینؔ آپؓ کی ذات کا
اِس کا آپؓ آسرا ہیں جنابِ حسنؓ

{☆☆☆}

حضرت سیّدنا امام حسینؓ

ایمان کی ہے جان محبت حسینؓ کی
اُسوہ رسولِ پاکؐ کا سیرت حسینؓ کی

ہے دین کی اساس مودّت حسینؓ کی
عرفان کی بِنا ہے محبت حسینؓ کی

ہے صورتِ رسولؐ ہی صورت حسینؓ کی
دیدارِ مصطفیٰؐ ہے زیارت حسینؓ کی

دفتر ہے کائنات کا اُن کی نگاہ میں
اللہ کی عطا ہے فراست حسینؓ کی

ذاتِ حسینؓ سے ہے عیاں شانِ مصطفیٰؐ
اللہ جانتا ہے حقیقت حسینؓ کی

اپنے لہو سے عشق کی رُوداد کی رقم
واللہ ' بے مثال ہے عظمت حسینؓ کی

ہیں آسماں مقام وہ سلطانِ دینِ حق
معراجِ عشقِ حق ہے شہادت حسینؓ کی

فیضان ہے یہ مہر علی شاہؒ کا معینؔ
مجھ پر ہے صبح و شام عنایت حسینؓ کی

{☆☆☆}

سلام بحضورِ سیّدالشہدا ءحضرت امام حسینؑ

حبیبِ حق کے نواسے پہ بے شمار ، سلام
شہیدِ کرب و بلا پر ہوں صد ہزار ، سلام

شبانہ رُوز پڑھے اُن پہ کائنات درُود
بصد نیاز کریں سارے دل فِگار سلام

حسینِؓ پاک کی چوکھٹ پہ با ادب واللہ
جھکا کے گردنیں کرتے ہیں تاجدار ، سلام

فلک پہ قُدسی بھی اُن کے قصیدے پڑھتے ہیں
زمین والے بھی کرتے ہیں بار بار ، سلام

اُسی لہو کی مہک میرے سانس میں ہے رچی
اُنہی کے ذکر سے بجتے ہیں دِل کے تار، سلام

محبتوں کا یہ نذرانہ پیش ہے آقاؐ!
عقیدتوں کا یہ ہدیہ ہے پُربہار ، سلام

معینؔ آپؐ پہ کرتا ہے دو جہاں قرباں!
فداک رُوحی و قلبی اے غمگسار ، سلام

☆☆☆

سلام بحضورِ امام عالی مقام

حضرت سیّدنا حسین ؓ ابنِ علی ؓ

راکبِ دوشِ محمد ﷺ ، ابنِ زہرا ؓ ، السّلام!
قاریٔ قرآں بنوکِ نیزہ حقّا، السّلام!

اے شہیدِ کربلا ، اے تشنۂ نہرِ فرات!
پیکرِ صبر و رضا ، سبطِ خدیجہ ؓ ، السّلام!

اے بنائے لا الٰہ ، اے محسنِ دینِ مبیں!
اے گرفتارِ فریبِ شام و کوفہ، السّلام!

السلام اے نُورِ چشمِ مصطفیٰ ﷺ وَ مرتضیٰ رض!
السلام اے تاجدارِ اہلِ جَنہ ' السّلام!

گر قبول اُفتد زہے عِزّ و شرف ' تکریم و جاہ!
از معین الحق خوشا اے شاہِ والا ! السّلام !

☆☆☆

حضرت خواجہ اویس قرنیؓ

قَرَن کے چاند، سراپا وفا، اُویسِ قَرَنؓ
نبیؐ کی ذات پہ دل سے فدا، اُویسِ قَرَنؓ

نبیؐ کے قُرب کا ہیں واسطہ، اُویسِ قَرَنؓ
سُراغِ حق ہیں نشانِ وفا، اُویسِ قَرَنؓ

ہے اُن کا عشق زمان و مکاں سے بالاتر
اَزل شناس، اَبد آشنا، اُویسِ قَرَنؓ

ہے بزمِ کشف میں فیضان اُنؓ کی نسبت کا
ریاضِ عشق کی بادِ صبا، اُویسِ قَرَنؓ

ودیعت اُن کو ہے اقلیمِ عشق کی شاہی
نظر وہ آئیں بظاہر گدا ' اُویسِ قَرَنؓ

اویسؓ سے ہیں رموزِ وفا وُ عشق عیاں
رسولؐ کے ہیں حضوری خُوشا ، اُویسِ قَرَنؓ

سُنیں معینؔ کی رُودادِ دل خدا کے لیے
نیازکیش ہے یہ آپؓ کا ' اُویسِ قَرَنؓ !

{☆☆☆}

پیرانِ پیرؓ

نورِ جمالَت، حُسنِ خیالَت، وجہِ سکوں، پیرانِ پیرؓ
یاد میں توری سانجھ سکارے تڑپت ہوں پیرانِ پیرؓ

خاکِ درَت را سُرمہ سازَم، دیدۂ دل پُرنور شود
بن کر چرنَن سَیوک تورا، سدا جیوں پیرانِ پیرؓ

چشمِ کرم بر حالِ خرابم، چارہ گرِ ہر درد توئی
تجھ بن دُکھیا من کی بپتا، کس سے کہوں، پیرانِ پیرؓ

ازغمِ ہجراں بیدم و بے جاں، تشنۂ دیدم اے شہِ والاؒ
اسوَن دیپ جلائے کب تک، راہ تکوں پیرانِ پیرؒ

اے شہِؒ جیلاں، ازغمِ عِشقَت، جان و دلم پُرنور شدہ
کیوں نہ خوشی سے زخم،توری چاہت میں سہوں پیرانِ پیرؒ

بندۂ کوچہء قطبِؒ زمانم، نیست غم و اندیشۂ محشر
آپؒ کی چھایا سر پر لے، کیوں چنتا کروں پیرانِ پیرؒ

درغمِ جاناں راحت یابَم، حاجتِ درماں نیست معیںؔ
جِیون آشا ہے اِس دُکھ کے، سنگ جیوں پیرانِ پیرؒ

{☆☆☆}

یا عبدالقادر جیلانی ؒ

ہو جائے اِدھر بھی چشمِ کرم، یا عبد القادر جیلانیؒ
کافور ہوں سارے رنج و الم، یا عبد القادر جیلانیؒ

ہے نام ترا صد چارۂ غم، یا عبد القادر جیلانیؒ
مجروح دلوں کا ہے مرہَم، یا عبد القادر جیلانیؒ

اے غوثِ زماںؒ! سلطانِ جہاںؒ، محشر کا اُنہیں ہے خوف
کہاں
رکھتے ہیں جو وردِ جاں ہر دم، یا عبد القادر جیلانیؒ

شاداب ہیں تیری چاہت سے، گلزار ہیں تیری رحمت سے
جو اُن پہ برستی ہے پیہم، یا عبد القادر جیلانیؒ

جو تیرے وسیلے سے مانگیں، حق اُن کو عطا وہ کرتا ہے
مجھ کو تِرے دستِ سخا کی قسم' یا عبد القادر جیلانیؒ

اے سبطِ نبیؐ، فرزندِ علیؓ، زہراؓ کی خوشی، اے غوثِ
جلیؒ!
کر دیجئے ہم پر لُطف و کرم' یا عبد القادر جیلانیؒ

وہ دل ایوانِ سعادَت ہے' اُس دِل پہ خدا کی رحمت ہے
جس دل میں ہے تیری یاد بہم' یا عبد القادر جیلانیؒ

اے والئ جیلاںؒ ! بہرِ خدا، اِک جامِ کرم ہو جائے عطا
دَر دشتِ طلب من تَشنہ لبَم' یا عبد القادر جیلانیؒ

یہ بندہ معینؔ ہے تیرا گدا' فریاد کُناں ہے صبح و مسا

ہو چشمِ کرم اس پر ہر دم، یا عبد القادر جیلانیؓ

{☆☆☆}

جلوۂ سبحانی

مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراںؓ!
تسکین بہم کر دے سب دُور الم کر دے
انوارِ ہدایت سے دل شمعِ حرم کر دے
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراںؓ!
جو در پہ ترے آیا جو مانگا وہی پایا

داماں جو تھا خالی   گوہر سے وہ بھر لایا
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراںؒ!
تُو جادہ بھی، منزل بھی   تُو موج بھی، ساحل بھی
تُو فخرِ ولایت ہے   تُو رہبرِ کامل بھی
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراںؒ!
محبوبِ خدا تُو ہے   رحمت کی گھٹا تُو ہے
تُو پیر ہے پیروں کا   قِندیلِ ہُدیٰ تُو ہے
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراںؒ!
گِرتوں کو اُٹھا دیجے   روتوں کو ہنسا دیجے
بیدار کریں قسمت   بگڑی کو بنا دیجے
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراںؒ!
اے مظہرِ ربّانی   اے جلوۂ سُبحانی
تُو حُسن سراپا ہے   اے شاہدِ یزدانی

مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراںؓ!

بے کیف جہاں میرا جینا ہے گراں میرا
سبطینؓ کے صدقے میں سُن حرفِ فُغاں میرا
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراںؓ!
ہے آنکھ مری پُرنم ہو مجھ پہ کرم پیہم
اے نورِ خداوندی اے ہادیِ کُل عالم
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراںؓ!
شوق اپنا عطا کر دیں سرشارِ لِقا کر دیں
ہے واسطہ ناناؐ کا دل نغمہ سَرا کر دیں
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراںؓ!
کیا مرتبہ عالی ہے جگ سارا سوالی ہے
کیا بات معینؒ اُن کی ہر شان نرالی ہے

مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراںؓ!

{☆☆☆}

یا غوثؓ

تیرے احسان نرالے ' یا غوثؓ!
مجھ کو سینے سے لگا لے ' یا غوثؓ!

غم کی یورش سے بچا لے ' یا غوثؓ!
اپنے دامن میں چھپا لے ' یا غوثؓ!

ہجر میں حال مرا ہے اَبتر
اب مجھے در پہ بُلا لے ' یا غوثؓ!
سخت تاریک ہے دل کی دنیا
بھیج دیں نُور کے ہالے ' یا غوثؓ!

بہرِ حق ایک نگاہِ درماں
دَرد نے ڈیرے ہیں ڈالے ' یا غوثؓ!

تیری عادت، تری فطرت، نُوری
نُور کی گود کے پالے ' یا غوثؓ!

اپنے ناناؐ کا تصدّق دیجے
خوانِ نعمت سے نوالے ' یا غوثؓ!

تاج سر پر ترے غوثیّت کا
مرحبا ! رِفعتوں والے یا غوث! رضی اللہ عنہ

کیف بن کر ہیں اُترتے دل میں
تیری محفل کے اُجالے، یا غوث! رضی اللہ عنہ

ہے معینؔ بے غم و بے خوف و خطر
جب سے ہے تیرے حوالے، یا غوث! رضی اللہ عنہ

{☆☆☆}

حضرت داتا گنج بخش سیّد علی بن عثمان ہجویریؒ

بظاہر صورتِ انساں ، علی عثمان ہجویریؒ
بباطن جلوۂ یزداں ، علی عثمان ہجویریؒ

بہارِ گلشنِ ایماں ، علی عثمان ہجویریؒ
مداوائے غمِ دوراں ، علی عثمان ہجویریؒ

فسردہ حال کے پُرساں، علی عثمان ہجویریؒ
دلِ پُردرد کے درماں، علی عثمان ہجویریؒ
ڈھلی ہے اسوۂ میرِ رُسلؐ میں زندگی اُن کی
جمالِ ذات پر قُرباں، علی عثمان ہجویریؒ

چراغِ بامِ اہلِ بیتؓ کے ایوانِ رحمت کے
سراجِ محفلِ امکاں، علی عثمان ہجویریؒ

کیا علم و عمل کے نُور سے روشن زمانے کو
زہے گنجینۂ عِرفاں، علی عثمان ہجویریؒ

گدا گر اُن کے جمشید و سکندر، قیصر و کسریٰ
لباسِ فقر میں سلطاں، علی عثمان ہجویریؒ

کرم کرتے ہیں وہ سب پر، سخی ایسے مرے داتاؒ
کریں سب مشکلیں آساں، علی عثمان ہجویریؒ

دلِ بے کس کو دیتے ہیں سہارا دستِ رحمت سے
ہیں بے سامان کا ساماں، علی عثمان ہجویریؒ

نگاہِ لُطف سے کر دیں منوّر خانۂ دل کو
بھریں ہر ایک کا داماں، علی عثمان ہجویریؒ

ہیں اُن کے سامنے باطل کی ساری ظُلمتیں زائل
حقیقت کے مہِ تاباں، علی عثمان ہجویریؒ

تجلّی بار ہے، صلِّ علیٰ مرقد معینؒ اُن کا
ہیں محبوبِ جہاں، ذِی شاں، علی عثمان ہجویریؒ

{☆☆☆}

گنج بخشؒ

جائے عافیّت ہے تیرا آستانہ، گنج بخشؒ!
فَیض پاتا ہے جہاں' سارا زمانہ، گنج بخشؒ!

چارہ بے چاروں کا، بے ساماں کا تو سامان ہے
آپ کا در بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ، گنج بخشؒ!

آپؒ کا دربارِ جلوہ بار ہے لاہور میں
اولیاء کا ہے جہاں پر آنا جانا، گنج بخشؒ!
غوثِ اعظمؓ ، والیٔ اجمیرؒ اور گنجِ شکرؒ
مانتے ہیں آپؒ کو دُرِّ یگانہ، گنج بخشؒ!

تیرا روضہ ہے زیارت گاہ خاص و عام کی
روز و شب جس کی فضا ہے دلبرانہ، گنج بخشؒ!

التجا میرے دلِ پُرشوق کی مقبول ہو
طرز ہو میری فقیری کی شہانہ، گنج بخشؒ!

آرزو ہے اب تو مسکن ہو مرا شہرِ نبیؐ
اب تو میرا ہو وہیں کا، آب و دانہ، گنج بخشؒ!

اَز طفیلِ حضرتِ خیر النسائؓ ، بنتِ رسولؐ
ہو معینؔ الحق پہ لُطفِ جاودانہ، گنج بخشؒ!

☆☆☆

حضرت مولائے رومؒ

نُورِ وَحدت ہیں، حقیقت کی ضیا، مولائے رومؒ
بارک اللہ! مرحبا، صد مرحبا، مولائے رومؒ

نو بہارِ عشق اور لُطف و سرورِ جان و دل
وجَد وحال وکیف وسرمستی، خوشا، مولائے رومؒ

بے شُبہ ہیں وہ ، امیرِ کاروانِ عارفاں
خوش بیاں، محبوبِ جانِ اتقیا، مولائے رومؒ
واقفِ سرِّ حقیقت ، عالمِ رمزِ وجود
ذاتِ حق کے دلربا، حق آشنا، مولائے رومؒ

کیف و مستی ہے برستی اُن کی چشمِ مست سے
سربسر ہیں پیکرِ نورِ خدا ، مولائے رومؒ

عارفِ علمِ لدُنّی، سرگروہِ عاشقاں
صوفیاء اور اتقیاء کے پیشوا، مولائے رومؒ

حِکمتِ توحید کے اسرار ہیں جن پر عیاں
محرمِ رازِ خفی ، مردِ خُدا ، مولائے رومؒ

نغمۂ حق آپ نے چھیڑا اَدائے خاص سے
بن گیا سازِ حقیقت کی صَدا ، مولائے رومؒ

ناخنِ حِکمت سے کھولی رازِ عرفاں کی گرَہ
وہ امامِ زُمرۂ اہلِ صفا ، مولائے رومؒ

وہؒ سراپا آئنہ ہیں حِکمتِ قرآن کا
ترجمانِ قول و فعلِ مصطفی ﷺ، مولائے رومؒ

آ گہی کا گلستاں ہے مثنویٔ معنوی
عندلیبِ گلشنِ حق کی صدا ، مولائے رومؒ

اِک نظر میں سینۂ تاریک کو روشن کریں
بانٹتے ہیں سرخوشی صبح و مسا، مولائے رومؒ

چارۂ بے چارگاں ہیں' داروئے وہم و گماں
مایۂ دارِ سیمیا و کیمیا، مولائے رومؒ

بے سہاروں کا سہارا ' بے نواؤں کی نوا
ہر ضعیف و ناتواں کا آسرا ' مولائے رومؒ

ہیں نبیؐ کے اُسوۂ کامل کا وہ عکسِ جمیل
پیکرِ اِخلاص، سر تا پا وفا ' مولائے رومؒ

نیّرِ حُسنِ ازل ہے قونیہ میں ضَو فگن
تیرگی میں صورتِ شمعِ خدا ' مولائے رومؒ

راہبر ہیں عالمِ دانش کے فرزانوں کے وہؒ
ہیں سُخن دانوں کے بے شک رہنما' مولائے رومؒ

ایک مدت سے بصد اخلاصِ جان و دِل معینؒ
منتظر لُطف و عنایت کا ہے، یا مولائے رومؒ

{☆☆☆}

غریب نواز قدس سرہ العزیز

حق کی پہچان ہیں، غریب نوازؒ
میرا ایمان ہیں، غریب نوازؒ

شاہِ ذی شان ہیں، غریب نوازؒ
کامِل اِنسان ہیں، غریب نوازؒ

اُنؒ کے دم سے سکون ہے دل کو
راحتِ جان ہیں، غریب نوازؒ

ہِند سے دُور ہو گئی ظلمت
نُورِ ایمان ہیں، غریب نوازؒ
وہ بھی دن آئے میں پکار اُٹھوں
میرے مہمان ہیں، غریب نوازؒ

دیکھ کر آپؒ کا رُخِ تاباں
نجم حیران ہیں، غریب نوازؒ

اُنؒ کی چشمِ کرم سے غم کافُور
دکھ کے درمان ہیں، غریب نوازؒ

منتظر آپؒ کی عنایت کے
دل کے ارمان ہیں، غریب نوازؒ

آپؐ کی بارگاہِ اقدس میں
جلوے ہر آن ہیں، غریب نوازؒ

وہ حقیقت کی راہ کے رہبر
میرا ایمان ہیں، غریب نوازؒ

ہر گھڑی، اَن گنت مری جاں پر
تیرے احسان ہیں، غریب نوازؒ

اُنؒ کا دِل آگہی کا مخزن ہے
فَقر کی کان ہیں، غریب نوازؒ

شاہِؒ جیلاں ہیں ، دستگیر مرے
میری پہچان ہیں، غریب نوازؒ

اَولیاء اُنؒ کے ہیں فقیر ، معینؒ
کیسے سلطان ہیں غریب نوازؒ!

{☆☆☆}

یا خواجہ معین الدیں چشتی ؒ

محبوب تو ذاتِ خدا کا ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتیؒ
کیا شان تری کیا رُتبہ ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتیؒ

تو نُورِ ہُدیٰ سر تا پا ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتیؒ
تو آقا ہے، تو مولا ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتیؒ

تو جُود و سخا میں یکتا ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتی ؒ
میں پیاسا ہوں،تو دریا ہے ' یا خواجہ معین الدیں چشتی
ؒ

تو پیکرِ حُسنِ مصفّٰی ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتی ؒ
تو نُورِ حقیقتِ اعلیٰ ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتی ؒ

تو مظہرِ برزخِ کُبریٰ ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتی ؒ
گنجینۂ حق، دل تیرا ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتی ؒ

تو نُور کا اِک مینارہ ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتی ؒ
تو قبلہ ہے، تو کعبہ ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتی ؒ

غوری اور اکبر نازاں ہیں خدّام ترے کہلانے پر
تو اِنس و ملک کا مَلجا ہے' یا خواجہ معین الدیں چشتی ؒ

اِک چشم زَدَن میں گر چاہے، ناقِص کو بنا دے تو کامِل
دنیا نے یہ منظر دیکھا ہے، یا خواجہ معین الدیں چشتیؒ

ہے تیرا تصور شام و سحر، اور ذکر ہے تیرا آٹھوں پہَر
کیا خوب ترا رُخِ زیبا ہے، یا خواجہ معین الدیں چشتیؒ

تو راہبرِ دُنیا و دِیں، تو بزمِ ہدیٰ کا صدر نشیں
آفاق میں تیرا چرچا ہے، یا خواجہ معین الدیں چشتیؒ

شاداں ہے معینؔ الحق اس پر اکرام ترے ہیں صبح و مسا
میں تیرا ہوں تو میرا ہے، یا خواجہ معین الدیں چشتیؒ

{☆☆☆}

ہندالولی

خواجۂ کل خواجگاں، ہندالولی
شمعِ بزمِ عارفاں، ہندالولی

مرشدِ رُوحانیاں، ہندالولی

آفتابِ چشتیاں، ہندالولی

ہند تاباں نُورِ دیں سے کر دیا
مہرِ اِیماں، بے گماں، ہندالولی
جو بھی آیا اُس کا دامن بھر دیا
کس قدر ہیں مِہرباں، ہندالولی

کُفر کی تاریکیاں مٹنے لگیں
جب ہوئے جلوہ فشاں، ہندالولی

پرتوِ انوارِ ذاتِ کِبریا
نُورِ دل ہیں، نُورِ جاں، ہندالولی

کیا بیاں مجھ سے ہو شان اُن کی معینؔ!
ہیں نشانِ بے نشاں ' ہندالولی

{☆☆☆}

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

رحمت مرے خدا کی ' یا بختیار کاکیؒ
ہیں روشنی صفا کی ' یا بختیار کاکیؒ

چارہ ہر ایک غم کا ' خاکِ قدم ہے تیری
تاثیر کیمیا کی ' یا بختیار کاکیؒ

تم کو خدا نے بخشا، ہے فَقر کا خزانہ
شاہی تمہیں عطا کی ' یا بختیار کاکیؒ
منزِل پہ حق کی پہنچا جس نے بھی تم کو چاہا
یہ دَین ہے خدا کی ' یا بختیار کاکیؒ

عرفاں کے راستے میں رہرو کو ہے ضرورت
تجھ جیسے رہنما کی ' یا بختیار کاکیؒ

لب پر معینؔ کے ہو، تیرا ہی نامِ نامی
یا بختیار کاکیؒ ! ' یا بختیار کاکیؒ

{☆☆☆}

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

اے نُورِ ربوبیّت ، یا بابا فرید الدینؒ!
در تیرا درِ جنت ، یا بابا فرید الدینؒ!

یہ دبدبہ، یہ حشمت ، یا بابا فرید الدینؒ!
خالق کی ہے سب ہیبت، یا بابا فرید الدینؒ!

قرآن کی ہے آیت، یا بابا فرید الدینؒ!
بے مِثل تری صورت، یا بابا فرید الدینؒ!

صورت سے ملے فرصت، یا بابا فرید الدینؒ!
ہو دل میں وہ بے صورت، یا بابا فرید الدینؒ!
اِک چشمِ عنایت سے، ہوں دُور الم سارے
کٹ جائے شبِ فرقت، یا بابا فرید الدینؒ!

سب لُطف نبیؐ کا ہے، فیضانِ صحابہؓ ہے
اِس درجہ تیری شہرت، یا بابا فرید الدینؒ!

رحمت کی تجلّی کا مظہر ہے ترا پیکر
ہے جس پہ فدا خلقت، یا بابا فرید الدینؒ!

بے ساختہ آتا ہے جب نام ترا لب پر

ٹلتی ہے معاً آفت، یا بابا فرید الدینؒ!

ہے رنگِ نبیؐ اِس میں، ہے رنگِ علیؓ اِس میں
جو تجھ کو ملی رنگت، یا بابا فرید الدینؒ!

تم چاہو تو کُھل جائیں، آنکھیں مرے وجداں کی
رُتبہ تیرا عبدیّت، یا بابا فرید الدینؒ!

اللہ کرے پائیں ہم تیرے توسل سے
دارین میں عافیّت، یا بابا فرید الدینؒ!

تم بانٹتے ہو شاہی، شاہد ہیں نظر والے
حاصل ہے تمہیں قُدرت، یا بابا فرید الدینؒ!

نازاں ہے معینؔ اپنی اِس خوبیٔ قسمت پر
ہے خوب تری نسبت، یا بابا فرید الدینؒ!

{☆☆}

بہشتی دروازہ

روضۂ اقدس حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ

ایں مطلعِ انوارِ خدا، بابِ بہشت
ایں مخزنِ الطاف و عطا، بابِ بہشت
شُد پاک و منزّہ، زِ کرم ہائے فریدؒ
آں شخص کہ بر اُو شدہ وا ، بابِ بہشت

{☆☆☆}

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء
محبوب الٰہیؒ

حبیبِ حق ہیں، ظِلِّ ذاتِ رحماں ہیں، نظام الدینؒ
دل و جاں، سر خُوشی سے تم پہ قرباں ہیں، نظام الدینؒ

نبیؐ کے مظہرِ لطفِ فراواں ہیں' نظام الدینؒ
ہِدایت کی تجلّی ' نُورِ یزداں ہیں' نظام الدینؒ

سراپا نُورِحق ' سروِ چراغاں ہیں' نظام الدینؒ
حقیقت کی حسیں شمعِ فروزاں ہیں' نظام الدینؒ
چمن ہے دینِ حق' جانِ بہاراں ہیں' نظام الدینؒ
خدا کی رحمتوں کے ابرِ نیساں ہیں' نظام الدینؒ

وہ منظورِ نظر، گنجِ شکر مسعودؒ بابا کے
امیرِ کاروانِ اہلِ عرفاں ہیں ' نظام الدینؒ

محبت کے قدِ رعنا ' بشکلِ پیکرِ اِنساں
نشاطِ بزمِ اِیقاں' جانِ ایماں ہیں' نظام الدینؒ

کھڑے ہیں جن کے در پر تاجور بھی ہاتھ پھیلائے

حقیقت ہے کہ سلطانوں کے سلطاں ہیں' نظام الدینؒ

حرم میں ذاتِ حق کے معتکف، گم ذاتِ مُطلق میں
گہر کانِ ولایت کے درخشاں ہیں' نظام الدینؒ

پہنچتے ہیں مدد کو جب وہؒ سنتے ہیں فغاں دل کی
مربیؒ و شفیق و مونسِ جاں ہیں' نظام الدینؒ

نظر اُنؒ کی رفیقِ حال ہے، اُنؒ کے غلاموں کی
خیال و فکر و وجداں، اور ایماں ہیں' نظام الدینؒ

وساوس کے جسے کانٹے چبھے ہیں ،اُنؒ کا در چومے
گناہوں کے مرض کا خوب درماں ہیں' نظام الدینؒ

بہت عالی مراتب اُنؒ کو بخشے حق تعالیٰ نے

کہ محبوبِ الٰہیؒ، قطبِؒ دوراں ہیں، نظام الدینؒ

معینؒ اُنؒ کو عطا کی ہے خُدا نے عزّت و عظمت
جہاں میں کیف اور مستی کے سلطاں ہیں، نظام الدینؒ

{☆☆☆}

حضرت خواجہ
سیّد علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ

پرتوِ حق ہیں، خدا کی شان، صابر کلیریؒ
عارفوں کی انجمن کی جان، صابر کلیریؒ

اُنؒ کی ذات آلام سے محفوظ رکھتی ہے سدا
سائبانِ رحمتِ رحمان، صابر کلیریؒ

اِلتفات ان کا ہے گویا مرہمِ زخمِ جگر
جان و دل کے درد کے درمان‘ صابر کلیریؒ
جادۂ عشق و محبت کے امیرِ کارواں
مُقبلانِ حق کے ہیں سُلطان‘ صابر کلیریؒ

بخش دیں وہ نعمتِ قُربِ خدا‘ حُبِ نبیؐ
بانٹتے ہیں دولتِ ایمان ‘ صابر کلیریؒ

مظہرِ شانِ ولایت ‘ پیکرِ اجلالِ فقر
خلق پر اللہ کا احسان ‘ صابر کلیریؒ

وحدتِ حق کا دیا پیغام خاص و عام کو

دعوتِ توحید کے عنوان ، صابر کلیریؒ

وہؒ مدد کرتے ہیں ہر نادار کی، مجبور کی
مشکلیں کرتے ہیں سب آسان، صابر کلیریؒ

جن کی اک اک بات تفسیرِ کلامِ سرمدی
اہلِ علم و صاحبِ عرفان ، صابر کلیریؒ

روکتے ہیں اِک اشارے سے بحکمِ ایزدی
اِرتداد و کفر کا طوفان ، صابر کلیریؒ

اِک غلامِ غوثِ اعظمؓ ، بندۂ مہرِ علیؒ
یہ معینؔ ہے آپؒ پر قُربان، صابر کلیریؒ

{☆☆☆}

حضرت سیّد شاہ قادر قمیصؒ

نُورِ عرشِ بریں ، شاہ قادر قمیصؒ
شمعِ ایوانِ دیں ، شاہ قادر قمیصؒ

صورتِ مہ جبیں ' شاہ قادر قمیصؒ
سیرتِ دِلنشیں ' شاہ قادر قمیصؒ

کِس قدر ہیں حسیں ' شاہ قادر قمیصؒ
ہیں عجب نازنیں ' شاہ قادر قمیصؒ
وہؒ ہیں شیریں سخن ' وہؒ ہیں شیریں دہن
حق نشاں ' حق نشیں ' شاہ قادر قمیصؒ

غوثِؓ ثانی ہو ' قدرت خُدا کی ہو تم
ہے یہ عین الیقیں ' شاہ قادر قمیصؒ

اُنؒ کے رُخ کی ضیا ، روشنی دین کی
حُسنِ رُوئے زمیں ' شاہ قادر قمیصؒ

ذات اُنؒ کی سراسر چراغِ ہُدیٰ

شمعِ بزمِ یقیں ، شاہ قادر قمیصؒ

تیری بے کس نوازی کی وہ دھوم ہے
آفریں! آفریں! شاہ قادر قمیصؒ

بھول جائے یہ دل تیرے احسان کو
ایسا ممکن نہیں ، شاہ قادر قمیصؒ

میرے لَب پہ رہے گا یہی تذکرہ
تا دمِ واپسیں ، شاہ قادر قمیصؒ

ہے معینؔ آپؒ سے ملتمس سیّدی
بخشیں نورِ یقیں ، شاہ قادر قمیصؒ

{☆☆☆}

حضرت پیر سیّد نذر دین شاہؒ

''اجی'' صاحب

قُلزمِ حق کے شناور، پیر سیّد نذر دینؒ
پاک طینت، پاک جوہر، پیر سیّد نذر دینؒ

پیکرِ نُورِ ہدایت ، والدِ مہرِ علیؒ
سر بسر ماہِ منّور ، پیر سیّد نذر دینؒ

روشنی تقسیم ہو مستی کی خاص و عام میں
جس سے روشن ہو ہر اِک گھر، پیر سیّد نذر دینؒ
ہیں امیرِ کاروانِ شوق، وہ عالی نسب
منزلِ حق کے ہیں رہبر، پیر سیّد نذر دینؒ

ہے جہاں شاہد، بہ لطفِ ذاتِ حق بیٹھے رہے
آگ میں مثلِ گُلِ تر ، پیر سیّد نذر دینؒ

اُنؒ کا مَرقد ہے ، تجلّی گاہِ انوارِ خدا
جلوۂ یزداں کے مظہر، پیر سیّد نذر دینؒ

ہے طلب گارِ نوازش، آپؒ کا اپنا معینؔ

دل ہوا غم سے مکدّر، پیر سیّد نذر دینؒ

{☆☆☆}

اعلیٰ حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہؒ

دلبندِ حسنؓ ، نورِ خدا، مہر علی شاہؒ
آئینۂ سلطانِ ہُدیٰؐ مہر علی شاہؒ

ہیں راہبرِ راہِ وفا ، مہر علی شاہؒ
دیتے ہیں رہِ حق کا پتا، مہر علی شاہؒ

کرتے ہیں عطا، راحتِ جاں، لطف و کرم سے

ہر درد کی شافی ہیں دوا ' مہر علی شاہؒ

سلطان و غنی اُنؒ کی گلی کے ہیں سوالی
ہیں بابِ کرم ' بابِ عطا' مہر علی شاہؒ

اَفسوں تھا جو اِک جُھوٹی نبوّت کا وہ توڑا
یوں بن کے اُٹھے' حق کی صدا' مہر علی شاہؒ

اَسرارِ الٰہی کا امیں ' اُنؒ کا دلِ پاک
خورشیدِ ہدیٰ ' مہرِ صفا ' مہر علی شاہؒ

وہؒ اہلِ بصیرت کے لیے مرکزِ عرفاں
اِک مظہرِ انوارِ خدا ' مہر علی شاہؒ

ہیں حُسنِ حقیقت کے وہ اِک مظہرِ تاباں

شاخِ شجرِ آلِ عباؑ ، مہر علی شاہؒ

لاریب معینؔ آپؒ کی اُلفت میں گرفتار
یک چشمِ کرم بہرِ خدا ، مہر علی شاہؒ

{☆☆☆}

اے مہرؒ سراپا!

کیا مرتبہ ہے مہر علی شاہؒ کا بالا
وَلیوں کے وہؒ سردار ہیں، عالم کے مسیحا

وہؒ لختِ جگر غوثؓ کے، وہؒ نُور نبیؐ کے
نسبت مرے سُلطان کی، لاریب ہے اعلیٰ

دیدارِ رُخِ مہر علیؒ ، دیدِ نبیؐ ہے
یوں نورِ خدا ، نورِ محمدؐ سے ہویدا
واللہ ! رہی اُنؒ کی نگاہوں میں ہمہ دم
اللہ کے محبوبؐ کی وہ صورتِ زیبا

جُز نامِ خدا لفظ نہ تھا جن کی زباں پر
ہر سمت جہاں میں ہے اُسی نام کا چرچا

اِک پیکرِ پُر نُور ہیں ، وہؒ مہر سراپا
اِک کیف مجسّم ہیں دل آرا و دل افزا

اَوہام کا پردہ جو نگاہوں سے اُٹھا ہے

یہ لطف و کرم ، اُنؒ کا سدا یاد رہے گا

ذکر اُنؒ کا، غموں میں، مجھے دیتا ہے تسلّی
یاد اُنؒ کی مِرے واسطے، خلوت میں دِلاسا

ہیں مونس و غمخوار وہی مہر مجسّم
بنتے ہیں مرے خاطر پُر غم کا سہارا

کٹتے ہیں معینؔ اپنے شب و روز مزے میں
سر پر ہے مرے مہرِ علی شاہؒ کا سایا

{☆☆☆}

مہرؒ مبیں

کیا شان ہے تیری مہر علیؒ تو نورِ ھدیٰ کا پیکر ہے
آئینۂ حُسن و جمالِ نبیؐ تنویرِ جنابِ حیدرؓ ہے

اے پرتوِ رحمت، صلِّ علیٰ! اے مخزنِ گوہر صِدق وصفا
ہے صورتِ زیبا شانِ خدا، جو ظِلِّ کرامتِ داور ہے

محبوبِ نبیؐ، فرزندِ علیؓ، کیا خوب ہے تیرا رنگِ جلی
تُو گلشنِ زہراؓ کی ہے کلی، نانا ترا ساقیٔ کوثرؐ ہے
عالی ہے عجب رتبہ تیرا، اِس فضل و شرف کا کیا کہنا
تُو قبلۂ دل تُو کعبۂ جاں، طٰہٰؐ، یٰسینؐ کا دلبر ہے

اے جلوۂ ذاتِ لَم یَزَلی، اے وارثِ علمِ مولا علیؓ
تا حشر رہے نسبت کا تری، جو نقش ہمارے دِل پر ہے

تو غوثؓ کا راج دُلارا ہے، اور ہند ولیؒ کا پیارا ہے
ہم رنگِ فریدؒ و نظام الدینؒ، ہم سیرتِ صابرؒ کلیر ہے

یہ خاک نشیں تیرے در کا معینؔ، ہے خوب ٹھکانہ اس کا یہیں

اک چشمِ کرم اے مِہرِ مبیں! تُو مرشِدِ کامِل، رہبر ہے

{☆☆☆}

وِردِ جاں

خاطرِ مُضطر کو اَب آرام ہے
وردِ جاں مہرِ علیؒ کا نام ہے

ہے عجب نعمت، ولائے اہلِ بیتؓ !
حق تعالیٰ کا یہ خاص انعام ہے

دِل سے ہے جو خادمِ مِہرِ علیؒ
خُرم و شاداں ، وہ نیک انجام ہے
وہ گلِ خنداں کی صورت تازہ دَم
جس کو حاصل معرفت کا جام ہے

ہے زیارت مہرؒ کی دیدِ نبیؐ
وصلِ حق کا دِلنشیں پیغام ہے

اُنؒ کی نِسبت، نِسبتِ خیرالوریٰؐ
اُنؒ کی رَافت ہر کسی پر عام ہے

جو بھی ہے وابستۂ مہرِ علیؒ
وہ معینؔ آزادِ بند و دام ہے

{☆☆☆}

ارمغانِ معین بحضور
حضرت پیر سیّد غلام محی الدین بابو جیؒ

حبیبِ ربِّ عُلا ہیں ' غلام محی الدّینؒ
چراغِ نُورِ ہُدیٰ ہیں ' غلام محی الدّینؒ

نہیں ہے راہزنی کا ذرا بھی خوف ہمیں
ہمارے راہنما ہیں ' غلام محی الدّینؒ

وہؒ صدر ' بزمِ حقیقت کے نکتہ دانوں کے
امیرِ اہلِ صفا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

غرورِ شرک کو ' برق و شرر ' نظر اُنؒ کی
یہ رُتبے حق کی عطا ہیں، غلام محی الدّینؒ
جہاں کو دی ہے انہوںؒ نے، ضیائے مہرِ علیؓ
علیؓ کے گھر کی ضیا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

ودیعت اُنؒ کو تصرّف ہے، ذاتِ باری سے
بلا کے عقدہ کُشا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

نہیں انیس کوئی جس کا ' یہ رفیق اُس کے
فصیلِ شہرِ وفا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

ملی شگفتگی گُلشن کو ، اُنؒ کی آمد پر
وہؒ لُطفِ حق کی گھٹا ہیں ، غلام محی الدّینؒ

یہ اُنؒ کا حرفِ تسلّی ، یہ اُنؒ کی چشمِ کرم
ہر ایک غم کی دوا ہیں ، غلام محی الدّینؒ

جو آ گیا درِ اقدس پہ ، بامُراد گیا
وہؒ کانِ فضل و سخا ہیں ، غلام محی الدّینؒ

وہؒ مہر اور خلوص و وفا کے پیکر ہیں
محبتوں کی ادا ہیں، غلام محی الدّینؒ

اُنہیؒ کی نظرِ عنایت سے بھر گئے دامن
نشانِ لُطف و عطا ہیں ، غلام محی الدّینؒ

خدا نے اُنؒ کو عطا کیں سعادتیں کیا کیا
ضیائے نُورِ خُدا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

نرالی اُن کی ادائے سخا و لطف و عطا
کہ سارے جگ سے جُدا ہیں' غلام محی الدّینؒ

جو اِک نظر سے سیَہ بخت کو کریں روشن
وہ شمعِ مہرِ و وفا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

جمال اُنؒ کا ہے صد جاذبِ نظر ' واللہ
وہؒ عین حُسنِ ادا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

وہؒ مفلسوں کے دِلوں کے ہیں مایۂ ثروت
کہ بے نوا کی نوا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

خدا شناس، وہ رازداں خدا کے ہیں
خود ایک رمزِ خدا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

ورائے عرشِ بریں ' اُنؒ کی سوچ کی پرواز
کمالِ فکرِ رسا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

خدا کا فضل و کرم ہے ، نبیؐ کی رحمت ہے
یہ لطف حد سے سوا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

''بغیرِ شاہِ رُسلؐ وصلِ حق نہیں ممکن !''
یہ قول تیرے بجا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

وجود اُنؒ کا ہدایت کی مشعلِ تاباں
وہؒ مہرِ حق کی ضیا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

پکار کر اُنہیں دیکھا قدم قدم پہ معیں
وہی وسیلہ مرا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

قبول کیجئے خواجہؒ ! یہ ارمغانِ معینؔ
یہ شعر دل کی صدا ہیں ' غلام محی الدّینؒ

☆☆☆